بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ — ۲۹ ہجرت ۱۳۴۴ ھش — ۲۷ محرم ۱۳۸۵ھ — ۲۹ مئی ۱۹۶۵ء — نمبر ۱۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ مئی بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں شام اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اِس وقت بھی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مئی - کل مورخہ ۲۷ مئی کو یہاں یوم خلافت کے سلسلہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سنگاپور و ملایا، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احباب سے خطاب فرما کر خلافت کی ضرورت اس کی اہمیت اور عظیم الشان برکات پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی کل مورخہ ۲۷ مئی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اہل ربوہ نے پاکستان کی سلامتی کے لئے دعائیں کرنے کی غرض سے روزہ رکھا ہوا تھا چنانچہ اس روز جلسہ میں بھی پاکستان کی سلامتی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں (جلسہ کی روئداد آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ملک برکت علی صاحب کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ کو جو ڈاکٹر عبد المومن ملک صاحب میڈیکل آفیسر ریلوے کی والدہ ہیں دوبارہ دل کا شدید حملہ ہوا ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ وہ ریلوے کے کیرن ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری آجکل بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ بیماری بہت لمبی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہونا چاہیئے

جس قدر کوئی محویت میں کم ہے اتنا ہی وہ خدا سے دُور ہے

"بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں، فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا۔ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (س ۷) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دُور ہے۔

لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قُرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴-۱۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مئی ۶۵ء

مذہب معاشرے میں یکسانی پیدا کرتا ہے

کوئی معاشرہ کوئی سوسائٹی اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک اس معاشرہ کے ارکان میں باوجود اختلافات کے بہت سی باتیں یکرنگی پیدا کرنے والی نہ ہوں۔ یہ درست ہے کہ انسان اختلاف کو پسند کرتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مشابہت سے گریز کرتا ہے مگر اس کے باوجود ایک معاشرہ اور ایک سوسائٹی جب تک بعض ضروری باتوں میں باہم میل نہ کھاتی ہو اور جب تک انسان اس معاشرہ میں رہ کر دوسروں کے ساتھ یکرنگی اختیار نہ کرے اس وقت تک زندگی کی بہت سی سہولتیں حاصل نہیں ہو سکتیں۔

لباس ہی کو دیکھ لیجئے اگر کسی معاشرہ میں باوجود فیشن کے اختلافات کے ایک قسم کی یکرنگی نہ پائی جائے ایک انسان اس معاشرہ میں صحیح معنوں میں باسہولت زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے ملک میں گاؤں والوں کا لباس قریباً قریباً یکساں ہوتا ہے اور ان کی عادتیں بھی ایک دوسرے سے میل کھاتی ہوتی ہیں اس لئے وہاں میل جول میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوتی۔ آپ اس معاشرہ کو غیر مہذب کہہ لیں مگر آپ اس کو غیر مناسب نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے دیہات کے موجودہ حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ وہاں جا کر انسان اگر ان کے طور طریق اختیار نہ کرے تو زیادہ دیر تک وہ وہاں گزر نہیں کر سکتا۔ کوئی افسر وغیرہ گھڑی بھر کے لئے وہاں انگریزی لباس میں چلا جائے تو وہ اور بات ہے لیکن اگر آپ ہفتہ عشرہ دیہات میں رہنا چاہیں تو آپ کو اپنے لباس میں بہت سی تبدیلی کرنا پڑے گی جو لوکل حالات سے زیادہ سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔ اگر آپ اپنے شہری یا انگریزی لباس پر مصر رہیں گے تو آپ خود اپنے آپ میں ایک قسم کی رکاوٹ اجنبیت محسوس کریں گے اور چاہیں گے کہ جلد از جلد دوسروں کے مطابق اپنے آپ کو کر لیں۔

یہ ایک قدرتی اصول ہے کہ ایک شہر یا ایک گاؤں یا ایک علاقہ پھر ایک صوبہ اور ایک ملک میں باسہولت زندگی گزارنے کے لئے لباس وغیرہ عادات میں یکرنگی پیدا کی جائے۔ لباس کی تو ایک نمایاں مثال ہے ورنہ معاشرہ کی یکرنگی ہر چیز میں نظر آتی ہے۔ لوگوں کی عادات میل جول اور رہن سہن کے طریقوں میں یکرنگی ضروری ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نہ تو انسان باسہولت زندگی گزار سکتا ہے اور نہ صحیح معنوں میں اپنی گزراوقات کے لئے فائدہ مند کام کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک علاقہ میں خاص طرز کے جوتے استعمال ہوتے ہیں۔

اب ایک موچی کے لئے جو اس علاقہ میں گزراوقات کرنی چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ اس قسم کے جوتے تیار کرے تاکہ اس کی ساتھ ہی ساتھ بکری ہوتی چلی جائے لیکن اگر وہ کسی اور علاقے کی طرز کے جوتے بنانا شروع کر دے گا تو ظاہر ہے کہ وہ ایک دن بھی وہاں نہیں گزار سکے گا۔

جن ملکوں میں معاشرہ یکسانی کے حدود سے باہر نکل جاتا ہے وہاں بہت سی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آجکل ہمارے ملک میں یہ دقتیں نمایاں حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام اسلامی بلکہ کہنا چاہیئے ایشیائی افریقی ممالک کا معاشرہ بحرانی حالت میں سے گزر رہا ہے۔ مغربی تہذیب ہر ملک میں نفوذ کرتی چلی جا رہی ہے۔ جہاں جہاں مغربی تہذیب پورے زور سے داخل ہو گئی ہے مثلاً افریقہ کے بعض حصے وہاں تو کسی قدر شاید معاشرہ میں یکسانی پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے لیکن ایشیائی اور افریقی ممالک میں جہاں اپنی پرانی تہذیب بھی مضبوط جڑیں رکھتی ہے وہاں نسبتاً زیادہ انتشار کی صورت پائی جاتی ہے۔ شہروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کبھی دیہاتی لباس میں کبھی قمیص شلوار میں اور کبھی کوٹ پتلون میں نظر آتا ہے۔

یہ تو ظاہری طور و اطوار کی حالت ہے حقیقت یہ ہے کہ یہی انتشار ہماری تعلیم ہمارے مذہب اور ہمارے رسم و رواج میں پھیل گیا ہوا ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے ہر معاملہ میں انتشاد ہی انتشار ہے۔ ایک حد تو وہ ہے کہ ہمارے لکھے پڑھے لوگ بالکل یورپین بنے ہوئے ہیں اور دوسری طرف تہمد اور دھوتی تک نوبت پہنچی ہوئی ہے۔ اس کے درمیاں تو خدا جانے کتنے بھیس ہیں۔ یہی حالت خیالات کی ہے کہیں دانائے فرنگ اور کہیں عقل و خرد سے بالکل بیزاری نظر آئے گی اور مذہب کا نام اندھا دھند تقلید رکھ دیا گیا ہے۔ بے شک ایسی حالت تھوڑی بہت دنیا کے تمام ممالک میں پائی جاتی ہے لیکن ہمارے ملک میں تو سخت گڑبڑ کا عالم ہے۔

یہ حالت سخت غیر مفید اور ناپسندیدہ ہے۔ خاص کر مذہبی انتشاد ملک و قوم کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کو از سر نو لوگوں کے دلوں میں بیدار کیا جائے۔ بے شک ہر مذہب کچھ نہ کچھ یکرنگی انسان میں پیدا کر دیتا ہے لیکن محض یکرنگی تو اصل مقصود نہیں ہو سکتی۔ اصل چیز یہ ہے کہ ملک میں ایک صحت مند اخلاقی معاشرہ نشو و نما پائے۔ اور یہ صرف اسلام ہی پیدا کر سکتا ہے کیونکہ اسلام نہ صرف اصول دیتا ہے بلکہ وہ اس اصول پر عمل کرنے کے قواعد بھی مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک اقتباس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے درج کرتے ہیں جس سے اس امر پر وافر روشنی پڑتی ہے۔ فہو ہذا:۔

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نماز وں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شئے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔

پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تاکہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں اُلفت اور اُنس ترقی پکڑے افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں ان میں تو انسان ہمیشہ کے لئے ڈھیلا ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں کونسا ایسا مسلمان ہے جو کم از کم عیدین کی بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اسے قوت بخشیں"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

کلرک کی ضرورت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایک مخلص محنتی کلرک کی فوری ضرورت ہے امیدوار کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہوں۔ اکاؤنٹس سے دلچسپی رکھتے ہوں تنخواہ ۹۰/۰۰ روپیہ ماہوار کے علاوہ ۱۰/۵۵ روپیہ راولپنڈی الاؤنس ہوگا۔ خواہشمند احباب امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۵ جون تک بھجوا دیں تعلیم سابقہ تجربہ اور عمر وغیرہ کوائف بھی دئے جائیں۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

سوالات اور ان کے مختصر جواب

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

قرآن مجید مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر اہم سوال کا جواب موجود ہے۔ جوابات طویل بھی ہو سکتے ہیں اور مختصر بھی۔ قرآن مجید کا اعجاز یہ ہے کہ اس نے اس باب میں اختصار پسندی کا ایسا بے مثال طریق اختیار فرمایا ہے کہ تفصیلات کی غیر محدود وسعتیں اس میں سما گئی ہیں۔ اور سچ مچ سمندر کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ مثلاً خدا کی نسبت سوال ہوتا ہے کہ کہاں ہے۔ جواب ملتا ہے انی قریب (میں قریب ہوں) سائل روح کی نسبت پوچھتا ہے۔ قرآن جواب دیتا ہے کہ قل الروح من امر ربی (کہہ دے کہ روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کفار آسمان پر جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا (کہہ دے میرا رب پاک ہے میں تو بشر رسول ہوں)۔ استفسار کیا گیا النباء العظیم کا وقوع کب ہوگا۔ اللہ تعالےٰ جواب دیتا ہے۔ سیعلمون (انہیں اس کی حقیقت کا عنقریب علم ہو جائے گا) قیامت کب آئے گی؟ جواباً فرماتا ہے۔ الیٰ ربک منتھٰھا (اس کی انتہا تیرے رب سے تعلق رکھتی ہے) خدا کے بندے عرض کرتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں فرمان جاری ہوتا ہے۔ (قل العفو (کہہ دے جتنا تکلیف میں نہ ڈالے)

قرآن حکیم کے اس لطیف اسلوب بیان کے مطابق سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پُر حکمت فرمان ہے کہ خیر الکلام ما قل ودل۔ یہ ارشاد نبوی علم و عرفان کی ہر منزل تک پہونچنے کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کے پیش نظر بعض اہم سوالات کے مختصر جوابات بالاقساط قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

(دوست محمد شاہد)

سوال نمبر ۱۔ اسلام اور اشتراکیت کے اصولوں کا موازنہ کیجئے۔

جواب۔ مسئلہ روٹی اشتراکیت کی آخری منزل ہے مگر اسلامی نظام حکومت کا پہلا زینہ۔

سوال نمبر ۲۔ نبوت وہبی ہے یا اکتسابی؟

جواب۔ نبوت موہبت ہے مگر اکتساب و عمل کے بعد ملتی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ قرآن مجید میں بظاہر کوئی ترتیب دکھائی نہیں دیتی۔

جواب۔ آسمان کے ستارے اور سیارے بھی مادی آنکھ کو منتشر اور پراگندہ ہی نظر آتے ہیں۔ مگر فلکیات کے ماہرین سے پوچھئے کہ کیا حقیقت ہے۔

سوال نمبر ۴۔ کیا داڑھی میں اسلام ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اسلام میں ضرور داڑھی ہے۔

سوال نمبر ۵۔ حضرت مسیح موعود خلیفۃ الرسول تھے یا خلیفۃ اللہ؟

جواب۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے آپ کو خلیفۃ اللہ کا منصب حاصل ہوا۔ بہر حال ان میں تضاد نہیں اور ایک لحاظ سے یہ دونوں عہدے حضرت کی ذات کی شخصیت میں بھی جمع ہو گئے۔

سوال نمبر ۶۔ معراج کیا ہے؟

جواب۔ رسالت و نبوت کا آخری مقام

؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سوال نمبر ۷۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بشر تھے یا نور۔

جواب۔ قرآن مجید میں حضور کے لئے دونوں لفظ مستعمل ہیں۔ لہٰذا حضور کو نورانی بشر کہیئے صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال نمبر ۸۔ آپ "وفات مسیح" کی بجائے "صدق مرزا صاحب" سے گفتگو کا آغاز کیوں نہیں کرتے۔

جواب۔ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی سچائی کا پہلا اور بنیادی ثبوت حضرت مسیح ناصری کی وفات ہے۔

سوال نمبر ۹۔ دنیا کے کمزور مسلمان طاقتور عیسائی حکومتوں پر کیسے غالب آسکیں گے۔

جواب۔ جیسے ابابیل نے اصحاب الفیل کو پاش پاش کر دیا تھا۔

سوال نمبر ۱۰۔ کیا تقدیر مبرم بھی ٹل سکتی ہے؟

جواب۔ واللہ غالب علیٰ امرہ (قرآن مجید)

سوال نمبر ۱۱۔ کلمہ طیبہ میں توحید کے ساتھ رسالت محمدیہ کو شامل کرنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ ہم اس خدا کی وحدانیت پر ایمان لاتے ہیں۔ جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کی نسبت آپ کا نظریہ کیا ہے؟

جواب۔ دونوں آسمان روحانیت کے روشن چاند تھے۔ اول الذکر تیرھویں رات میں طلوع ہوئے اور مؤخر الذکر چودھویں رات میں۔

سوال نمبر ۱۳۔ تحریک احمدیت اور تحریک اہلحدیث میں کتنا فرق ہے؟

جواب۔ اتنا ہی جتنا بریلی اور قادیان کا فاصلہ۔ یعنی اہلحدیث بزرگ مجددین اسلام کے قافلہ کا بریلی تک آنا تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم قادیان کی سرزمین تک۔

سوال نمبر ۱۴۔ عرش کیا ہے؟

جواب۔ خدا کی تنزیہی صفات کا وراء الوریٰ مقام اور قلب محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

سوال نمبر ۱۵۔ ظلی نبوت کی تعریف کیا ہے؟

جواب۔ فیض محمدی سے وحی پانا۔

سوال نمبر ۱۶۔ احمدیوں کے نظریہ جہاد پر روشنی ڈالئے

جواب۔ دشمنان اسلام کے مقابل ویسی ہی تیاری کریں۔ جیسی وہ کرتے ہیں۔ اور تلوار کا دفاع تلوار سے کرنا (حقیقۃ المہدی)

سوال نمبر ۱۷۔ واللہ سریع الحساب کی تفسیر کیا ہے؟

جواب۔ اللہ تعالےٰ جب حساب لینے کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو دنیا کی کوئی بڑی سی بڑی حکومت یا طاقت اس کی تنفیذ میں مزاحم نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر ۱۸۔ تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ کونسا ہے؟

جواب۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا (حدیث)

سوال نمبر ۱۹۔ کیا قرآن مجید میں مہدی کا ذکر موجود ہے؟

جواب۔ آیت استخلاف میں جن خلفاء کے ظہور کی پیشگوئی ہے ان میں سے ایک کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "خلیفۃ اللہ المہدی" رکھا ہے۔

سوال نمبر ۲۰۔ کیا خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے۔

جواب۔ سب انبیاء آنحضرتؐ کے خاتم النبیین بننے کے بعد ہی مبعوث ہوئے۔

سوال نمبر ۲۱۔ نبوت، رسالت اور امامت میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ یہ تینوں دراصل مقام ماموریت ہی کے مختلف پہلو ہیں۔ مامور کو وحی پانے کی وجہ سے نبی دنیا کی طرف مبعوث ہونے کے باعث رسول اور پیشوا و مقتدا ہونے کے نتیجہ میں امام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ تحریک احمدیت کے علم کلام کا خلاصہ بتایئے۔

جواب۔ اسلام کا خدا زندہ۔ اسلام کی کتاب زندہ اور اسلام کا رسول زندہ ہے۔

سوال نمبر ۲۳۔ قرآن مجید کا خلاصہ کیا ہے۔

جواب۔ قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ کی ب۔

سوال نمبر ۲۴۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے ۳۰۰ سال کی مدت بہت صبر آزما ہے۔

جواب۔ چودہ سو سال تک صبر کیا ہے تین صدیاں اور انتظار فرما لیجئے۔

سوال نمبر ۲۵۔ آپ غیر از جماعت مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ میرے نزدیک ہر کلمہ گو اسلامی ریاست کی دستوری و قانونی اصطلاح میں مسلمان ہے۔ اور باقی سب غیر مسلم۔ البتہ بقول اکبر الہ آبادی ؎

مسلمان تو وہ ہے جو ہے مسلمان علم باری میں
کروڑوں یوں تو ہیں سمجھے ہوئے مردم شماری میں

سوال نمبر ۲۶۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نگاہ میں آپ کا سب سے بڑا اعزاز کیا تھا۔

جواب۔ غلام احمد ہونا۔

سوال نمبر ۲۷۔ کیا آپ ہمارے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔

جواب۔ ضرور بشرطیکہ آپ عصر حاضر کے امام کی اقتداء قبول فرما لیں۔

سوال نمبر ۲۸۔ کیا آپ نے شہادت حسین علیہ السلام کا غم بھی محسوس کیا ہے؟

جواب۔ سید الشہداء اور جگر گوشہ رسولؐ کی شہادت کا غم کس بدبخت اور شقی کو نہ ہوگا حسین کے نانا کے دین کے لئے بھی اپنے دل میں جذبات غم پیدا کریں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
(مسیح موعودؑ)

سوال نمبر ۲۹۔ کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے

جواب ؎

یہی فرماتے ہیں تیغ سے پھیلا اسلام
یہ نہ ارشاد ہوا توپ سے کیا پھیلا ہے
(اکبر)

سوال نمبر ۳۰۔ پاکستان کی سرزمین کیوں مقدس ہے؟

جواب۔ اس لئے کہ یہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر حاصل کی گئی ہے

سوال نمبر ۳۱۔ کیا اسلام اور سیاست ایک چیز ہے

جواب۔ اسلام نے شعبہ حیات کے جن بے شمار مسائل میں راہنمائی فرمائی ہے ان میں سیاست بھی شامل ہے۔

سوال نمبر ۳۲۔ ؏

ہے بھی چرخ چہارم پر یا نہ تھا ہی نہ

حضرت خلیفہ ثانی کے اس مصرعہ کا کیا مفہوم ہے۔

جواب:- مسیح ناصری کی امّت کا عروج و اقبال چوتھے آسمان تک ہوا مگر مقدر یہ ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی ترقیات کا آغاز ہی چرخِ چہارم سے ہوگا۔ انشاء اللہ۔

سوال نمبر ۳۳:- کیا ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

جواب:- خدا تعالےٰ کا سلوک اپنے بندوں سے دوست کی طرح ہوتا ہے کبھی وہ اپنے دوستوں کی بات مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے۔ تاہم دعا کرنے والا ہر حال میں ثواب و برکت سے ضرور حصہ پاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۴:- کیا اللہ تعالےٰ حضرت مسیحؑ کو آسمان پر اٹھا لینے میں قادر نہیں ہے؟

جواب:- وہ خدا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو مسیح بنا سکتا ہے وہ خود مسیح کو بھی آسمان پر بٹھا دینے کی یقیناً قدرت رکھتا ہے مگر قدرت اور چیز ہے اور اس کا ظہور اور چیز۔

سوال نمبر ۳۵:- اتمام نعمت کے بعد نبوت کیسی؟

جواب:- قرآنی اصطلاح میں اتمام نعمت کے معنے نبی بنانے کے بھی ہوتے ہیں دیکھئے (سورۂ یوسف ع۱)

سوال نمبر ۳۶:- نبی کسی کا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

جواب:- "النبی الامی" کا تاج ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے صرف ہمارے آقا و مولیٰ حضرت رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو پہنایا گیا ہے۔

سوال نمبر ۳۷:- ثابت کیجئے کہ مُردے اس دنیا میں واپس نہیں آسکتے۔

جواب:- اگر رجوع موتیٰ کا نظریہ صحیح ہوتا تو قرآن مجید جیسی مکمل کتاب میں ان کا کوئی حصہ نظام وراثت میں ضرور معین فرما دیا جاتا۔

سوال نمبر ۳۸:- الصمد کے معنے کیا ہیں؟

جواب:- جس کا ہر کام خود بخود ہو جائے مگر دوسروں کا کوئی کام اس کے بغیر نہ ہو سکے۔

سوال نمبر ۳۹:- اردو کے مستقبل کی نسبت آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟

جواب:- نہایت روشن، نہایت درخشندہ!! چنانچہ حضرت میر دردؒ کی مشہور پیشگوئی ہے

"اے اردو گھبرا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے خوب پھلے پھولے گی اور پروان چڑھے گی....

اور سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی"

(میخانۂ درد صفحہ ۱۵۳)

سوال نمبر ۴۰:- کیا نور محمدی ابتدائے آفرینش سے ہے؟

جواب:- اگر پوری کائنات کو دائرہ سے تشبیہ دی جائے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کا مرکزی نقطہ ہیں اور یہ بات جیومیٹری کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ دائرہ معرض وجود میں آ ہی نہیں سکتا جب تک کہ پہلے کوئی نقطہ نہ فرض کر لیا جائے۔

سوال نمبر ۴۱:- مسئلہ وحدت الوجود کی نسبت قرآنی نظریہ بتایئے۔

جواب:- قرآن مجید کے نزدیک "ربّ" اور ہے "العالمین" اور۔

سوال نمبر ۴۲:- وضعی حدیثوں کی وجہ سے صحیح حدیثوں کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے۔

جواب:- پتھر اور کنکر دیکھ کر لعل و جواہر کو بھی پھینک دینا عقلمندی نہیں۔

سوال نمبر ۴۳:- ابلیس کون تھا؟

جواب:- حضرت آدمؑ کے زمانے کا فرعون۔

سوال نمبر ۴۴:- ابلیس کب شیطان کے نام سے موسوم ہوا؟

جواب:- جب اس کی برائی اپنی ذات سے نکل کر معاشرے میں پھیلنی شروع ہوگئی۔

سوال نمبر ۴۵:- حضرت مسیح کا یروشلم سے سری نگر پہنچنا افسانہ معلوم ہوتا ہے۔

جواب:- کیا کشمیر آسمان سے بھی دور ہے کہ آپ آسمان پر تشریف لے جا سکتے تھے مگر کشمیر میں نہیں آسکتے تھے۔

سوال نمبر ۴۶:- (حضرت) مرزا صاحبؑ نے امّت میں ایک نئی جماعت کی بنا رکھی ہے۔

جواب:- یوں کہیئے کہ حضورؑ کی بعثت کے وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت تھی ہی نہیں آپؑ کے طفیل ایک جماعت قائم ہو گئی ہے جو اسلام کی بھاری خدمات بجا لا رہی ہے۔

سوال نمبر ۴۷:- احمدی ہونے کے بعد مجھے اپنے عزیزوں سے قطع تعلق کا خطرہ ہے۔

جواب:- پھولوں کو گلدستہ بننے کے لئے اپنے ماحول کی قربانی کرنا ہی پڑتی ہے۔

سوال نمبر ۴۸:- آپ حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب معجزات کو ظاہر پر کیوں محمول نہیں کرتے۔

جواب:- حضرت مسیحؑ ہمیشہ تمثیلوں میں کلام فرماتے تھے اور قرآن مجید نے کمال فصاحت و بلاغت سے ان کے اسلوب کو قائم رکھا ہے۔

(باقی)

کتاب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مکرم سید داؤد احمد صاحب)

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات کے اقتباسات پر مشتمل کتاب جس کا الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے شائع ہوگئی ہے۔ جو احباب قیمت بھیج کر رجسٹر کروا چکے ہیں ان کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔

کتاب ۱۳۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور مجلد ہے اور اس کی قیمت بیس ۲۰ روپے تجویز ہوئی ہے۔ قیمت زائد کئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ کتاب کی ضخامت بھی اندازے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ پہلے آٹھ سو یا ہزار صفحہ کا اندازہ تھا لیکن اب حجم ۱۳۰۰ صفحات سے بھی زائد ہو چکا ہے۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل عناوین کے تحت حضور اقدس علیہ السلام کے اقتباسات اس ترتیب کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں تاکہ اہم مذہبی اور علمی عنوان کے بارے میں حضرت اقدسؑ کی تعلیمات کا علم یکجائی طور پر ہو سکے۔ عنوان درج ذیل ہیں:-

فہرست مضامین

باب اوّل:- ذاتی اور خاندانی حالات۔

باب دوم:- دعوےٰ۔

مقام۔

بعثت کا مقصد۔

تبلیغ اور ایک پاک جماعت کا قیام اور ان کو نصائح۔

باب سوم: تعلیم و عقائد:-

اصولی عقائد

اسلام

اللہ جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ۔

وحی، الہام، کشوف اور رؤیا

سیّد المطہرین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

قرآن مجید۔

حدیث و سنّت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔

ملائکۃ اللہ۔

دعا۔

توبہ و استغفار۔

نجات۔

بعث بعد الموت۔

بہشت و دوزخ۔

مقصد پیدائش۔

انسان کی طبعی، اخلاقی، روحانی حالتیں۔

ایمان، یقین اور معرفت۔

جذب و سلوک۔

انبیاءؑ کی ضرورت۔

اسلام میں نبوت۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور نزول مسیحؑ۔

المسیح الدجال۔

ذوالقرنین۔

یاجوج ماجوج۔

اُمّ الالسنہ۔

ارکانِ اسلام۔

جہاد بالسیف۔

قضاء و قدر۔

تقوےٰ۔

تکبّر۔

بدظنّی۔

اس دنیا میں عذاب۔

عورت۔

پردہ۔

تربیت اولاد۔

رُوح۔

باب چہارم:- بار بار دعوتِ مقابلہ۔

باب پنجم:- معجزات، نشانات، اور پیشگوئیاں۔

شادی اور اولاد صالحہ۔

جلسہ اعظم مذاہب۔

عبد اللہ آتھم۔

لیکھرام۔

طاعون۔

فتح عظیم۔

غیر معمولی نصرت اور شہرت۔

زلازل اور جنگیں۔

سلطان القلم۔

خطبہ الہامیہ۔

متفرق نشانات۔

باب ششم:-

انجام سلسلہ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

تقریبِ شادی

ربوہ —— مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات عبد الرحمٰن صاحب (ولد محمد اسماعیل صاحب) کارکن دفترِ وصیت اور رانیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم اسرار خاں صاحب شاہجہان پوری کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۹ رمئی ۱۹۶۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھا تھا۔

مورخہ ۹ رمئی کو چھ بجے شام بارات موٹروں اور تانگوں میں دار الصدر جنوبی سے مکرم اسرار خاں صاحب کے مکان واقعہ محلہ دار الیمن پہنچی جہاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ ۱۰ رمئی کی شام کو دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں متعدد احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین +

(عبد العزیز مہتمم مقامی ربوہ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصّہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ چندہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاہن اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصّہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نمبر	نام	رقم
۱۰۲	محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۳۰۰ روپے
۱۰۳	" شگفتہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۳۰۰ "
۱۰۴	" میمونہ صاحبہ اہلیہ چوہدری نبی احمد صاحب چک ۹۸ پنیار ضلع سرگودھا	۳۰۰ "
۱۰۵	" سیدہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ منجانب والدہ صاحبہ	۳۰۰ "
۱۰۶	" زبیدہ خاتون صاحبہ۔ بیگم خلیل احمد صاحب کراچی	۳۰۰ "
۱۰۷	" مبارکہ نیر صاحبہ کراچی	۳۰۰ "
۱۰۸	" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الغفار صاحب ڈار۔ راولپنڈی منجانب ... الدین	۳۰۰ "
۱۰۹	" عذرا ہاشمی صاحبہ۔ گلگت۔ منجانب شوہر مبارک احمد صاحب ہاشمی	۳۰۰ "

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ونیس آف ونیس نوال ضلع سیالکوٹ ۲۰-۵-۶۵ کو ۱۱ بجے شب بعمر قریباً ۵۵ سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب و بزرگان جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات سے نوازے۔ نیز ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خود ہماری دستگیری فرمائے۔

(خاکسار چوہدری محمد اسلم صابر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بھتیجا عزیز حبیب اللہ بعارضہ ٹائیفائیڈ چھ سات یوم سے بیمار چلا آرہا ہے۔

(مظفر حسین کارکن وکالت مال ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ میری لڑکی نزہت جبیں عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔

(اہلیہ آغا محمد عبد الرحیم ماڈل ٹاؤن لاہور)

۳۔ میرے لڑکے منور احمد صاحب بیمار ہیں اور ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔

(عبد الرزاق لدھیکے نیویں ڈاکخانہ لدھیکے اوچے ضلع لاہور)

۴۔ میرے بھائی عزیز ریاض احمد کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔

(اہلیہ عبد الرحمٰن الٰہی پارک مصری شاہ لاہور)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ افراد اور انصار اللہ

ان دنوں مشرقی پاکستان میں طوفان کے نتیجہ میں پاکستانی بھائیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہماری غیر معمولی ہمدردی اور امداد کا مستحق ہے لہذا احباب انصار بھائیوں سے استدعا ہے کہ وہ اس نیک مقصد کے لئے مقامی حکام سے ہر رنگ میں تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور اپنے مصیبت زدہ بھائیوں سے ہمدردی کا قابل تقلید نمونہ پیش کریں۔

(قائد ایثار انصار اللہ)

جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ کا کامیاب تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کا تربیتی جلسہ مورخہ ۱۳ / مئی ۱۹۶۵ء بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب آف بدوملہی نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے لیکچر دیا۔

بعد ازاں مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے (سابق مبلغ مغربی افریقہ دہلی) نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد مولوی فاضل نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

جلسہ میں نہ صرف مقامی احباب نے ہی کثیر تعداد میں شرکت کی بلکہ جماعت احمدیہ بدوملہی کے بعض احباب بھی شریک ہوئے۔ بچوں اور خواتین نے بھی تقاریر سنیں۔

(عبد الغفور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ)

مجلۃ الجامعۃ

عیسائی پادری حضرات سے مذہبی گفتگو کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے احباب مسیحی حضرات کے لٹریچر اور ان کی کتب سے پوری واقفیت حاصل کریں۔ احباب کی اس ضرورت اور کام کی اہمیت کے پیش نظر جامعہ احمدیہ کے موازنہ مذاہب کے استاد میر محمود احمد صاحب ناصر نے مجلۃ الجامعہ میں مسیحی لٹریچر کے بارے میں مقالات لکھے ہیں۔ تازہ ترین مقالہ جو ابتدائی عیسائی دور کی تحریرات، کے موضوع پر ہے مجلۃ الجامعہ کے شمارہ نمبر ۵ میں شائع ہوا ہے۔ مسیحیت سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری اور سود مند ہوگا۔

قیمت شمارہ ہذا ۱/۵۰ سالانہ ۶/-

جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان ۶/۶۵ / ۱۱ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۶/۶۵ / ۱۳ بروز اتوار برائے بیرون جماعت

نصاب معیار اوّل:۔ ترجمہ نصف اول پارہ ششم (۲) سورہ صف (حفظ)

معیار دوم:۔ قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے (۲) سورہ صف (حفظ)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حصہ آمد کے موصی اصحاب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم مئی ۱۹۶۴ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔

یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے۔ اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضرورت

ایک مخلص صحت مند احمدی دوست کی ضرورت ہے جو رات کو محلہ میں پہرہ کے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں۔ اس کے علاوہ چٹھی رسانی کا معمولی کام کرنے پر دس روپے الاؤنس بھی ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ اس پتہ پر ارسال کریں۔

(محمود احمد جنجوعہ۔ انچارج پہرہ دار الصدر غربی الف۔ ربوہ)

ولادت

میری خالہ منظور النساء صاحبہ بیگم نذیر احمد صاحب شاہد ایڈووکیٹ مانسہرہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ کو اللہ تعالیٰ والدین اور خاندان کے لئے بابرکت وجود بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(قاضی محمد سلیمان جماعت دہم الف ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرا بھتیجا عزیز نصیر احمد قمر ابن بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ گوجرہ کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ تاحال مکمل صحت نہیں ہوئی۔ احباب جماعت عزیز کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (ایم ایس اختر ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا محمد اقبال ملک بی اے کا امتحان دے رہا ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (ملک سونڈھے خاں اڈہ انچارج طارق بس ربوہ)

۳۔ میری والدہ آنکھوں کی بینائی کم ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (تنویر شاہ ابن علی ربوہ)

سونے کی گولیاں

ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں امراض پیشاب شکر البومن لیکوریا میں مفید ٹانک ہیں۔

ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

راولپنڈی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم قریشی شریف احمد صاحب

ایجنٹ الفضل راولپنڈی سے طلب فرمائیں

ہمدرد نسواں (لاٹھری گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے

شادی بیاہ کے مواقع پر سادگی کا طریق اختیار کرنا ضروری ہے

اس کے بغیر فضول رسوم اور تکلفات سے چھٹکارا کبھی حاصل نہیں ہو سکتا

شادی بیاہ پر بالعموم لوگ ہی اس قدر خرچ کرنے کا رواج چلا آتا ہے اور روز افزوں ہے کہ والدین اپنی اولاد کی شادیوں پر عمر بھر کی پونجی دیوانہ وار برباد کر دینا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں بلکہ علاوہ اپنا اندوختہ تباہ کر ڈالنے کے وہ قرض کی لعنت بھی اپنے سر لینے سے دریغ نہیں کرتے اور پھر سالہا سال تک اس سے نجات نہیں پاتے۔ اور وہ یہ سب مصیبت محض اتنی سی بات کے لئے اٹھاتے ہیں کہ خاندان، برادری یا شہر میں ناموری ہو۔ یہ رجحان جہاں فرد یا افراد کے لئے نقصان دہ ہے، وہاں پوری قوم کے لئے بھی نہایت خطرناک ہے۔ قومی معیشت میں توازن اس کی وجہ سے ہمیشہ متزلزل رہتا ہے، بے جا ضرورت پیدا کر کے خرچ کرنے کا رجحان یقیناً تباہ کن ہے۔ اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے جس بے جا خرچ کا تصور ذہن میں آ سکتا ہے وہ یہی شادی بیاہ کا خرچ ہے۔ ایسی شادی اکثر دو خاندانوں کی بربادی کا پیغام لے کر آتی ہے اس تقریب کے بعد مدتوں تک نہ یہ خاندان سنبھل سکتا ہے اور نہ وہ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ باہمی امداد سے دونوں خاندان ترقی کی طرف گامزن ہوتے مگر ہوتا یہ ہے کہ دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ یہ ترقی ممکن ہے مگر اسی صورت میں کہ شادی کے موقع پر کئے جانے والے تمام بے جا مصارف یکلخت بند کر دیئے جائیں۔ فضول رسوم یک قلم موقوف کر دی جائیں۔ اور بے ہودہ تکلفات کا یکسر قلع قمع کر دیا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی میں خاص طور پر اس امر کا حکم دیا کہ شادی بیاہ کے بے جا اخراجات بالکل بند کر دیئے جائیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر بھی اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے اور نئے ماحول کے ماتحت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

چونکہ جذبات کا سوال ہے اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مدنظر ہے کہ تین سال کے عرصے میں یہ چیزیں کم کر دی جائیں جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور اور نقدی کی صورت میں دے دے"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۳۴ء)

شادی کے سلسلہ میں مہر ایک اہم چیز ہے جس پر لوگ پوری سنجیدگی سے غور نہیں کرتے اور محض دکھاوے کے لئے اپنی استطاعت سے بیسیوں گنا زیادہ منظور کر لیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اسے ادا کرنا فرض نہیں سمجھتے۔ حالانکہ اسلام نے اسے فرض قرار دیا ہے۔ اگر انہیں علم ہو کہ یہ روپیہ ادا بھی کرنا پڑے گا۔ تو مہر کی بھاری رقم کو کبھی منظور نہ کریں۔ لوگ پہلے تو ہزاروں روپیہ مہر لکھ دیتے ہیں بعد میں اپنی بیویوں کو کہتے ہیں کہ تم معاف کر دو۔ وہ بیچاری انکار نہیں کر سکتیں اور معاف کرنے کو تیار ہو جاتی ہیں۔ لیکن کیا یہ معافی کچھ بھی حقیقت رکھتی ہے۔ اگر مہر ان کے قبضے میں دے دیا جائے اور پھر معافی اور مہر کی واپسی پیش کی جائے تو پھر پتہ چلے کہ واپسی ہوتی ہے یا نہیں علاوہ اس کے اگر کوئی مجبوری ہی پیش نہ آ جائے تو ایک مرد کا اپنی بی بی کے حق شرعی سے مونہہ پھیرنا شانِ مردانگی سے کہاں تک تعلق رکھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا:۔

"پھر مہر بھی حد سے زیادہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہزار روپیہ مہر ہوتا ہے۔ بعض زیادہ بھی ہیں زیادہ ان حالتوں میں ہیں جن میں عورتوں کو شرعی حصہ نہیں مل سکتا۔ وہاں مہر آتا ہے کہ وہ کمی پوری ہو جائے۔ مگر یہاں میں نے دیکھا ہے کہ معمولی معمولی آدمی دس دس اور پانچ پانچ ہزار مہر مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی جائدادیں اور آمدنیاں بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ بہر حال مہر حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۳۴ء)

راولپنڈی اور نئی دہلی میں رن کچھ کے متعلق مصالحتی بات چیت دوبارہ شروع ہو گئی

واشنگٹن میں بھی رن کچھ کے تنازعہ کو طے کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

راولپنڈی ۔ ۲۸ مئی ۔ دو دن کے وقفہ کے بعد رن کچھ کے سوال پر نئی دہلی اور راولپنڈی میں مصالحتی مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ پاکستان میں متعین برطانوی ہائی کمشنر سر موریس جیمس نے کل دفتر خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد سے ملاقات کی اور انھیں مصالحت کرانے کے سلسلہ میں برطانیہ کے تازہ ردعمل اور نئے اقدامات سے آگاہ کیا۔

لندن کے علاوہ واشنگٹن میں بھی رن کچھ کے تنازعہ کو طے کرانے کی کوششیں جاری ہیں وزیر خارجہ رسک نے کل بتایا کہ وہ نئی دہلی اور راولپنڈی سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں اور اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہ تنازعہ طے کر لیا جائے اور دونوں ملکوں میں کشیدگی ختم ہو جائے، انھوں نے کہا کہ برطانیہ اس معاملہ میں گہری دلچسپی لے رہا ہے اور دونوں حکومتوں سے اس کی بات چیت جاری ہے۔ انھوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ رن کچھ کا جھگڑا بہت جلد طے ہو جائے گا۔ امریکی وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ برطانوی مصالحتی کوششوں کو ہماری مکمل حمایت حاصل ہے۔

ادھر برطانیہ، امریکہ اور دوسرے دوست ممالک کی مصالحتی کوششوں کے باوجود بظاہر بھارت کے رویہ میں کسی قسم کی تبدیلی محسوس نہیں کی جا رہی ہے اور اس کی طرف سے پاکستان کے خلاف زبردست پروپیگنڈا جاری ہے۔ کل بھارتی حکومت نے الزام لگایا کہ پاکستان کے ایک فوجی طیارے نے امرتسر پر پرواز کی ہے اور بھارتی علاقوں پر پاکستان کے لڑاکا طیاروں کی پروازیں عام ہو گئی ہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے الزام لگایا کہ یکم اپریل سے اب تک پاکستانی طیارے ۳۵ مرتبہ بھارتی علاقوں پر پرواز کر چکے ہیں

بھارت کا ایک فوجی طیارہ تباہ ہو گیا۔ دو افراد ہلاک

نئی دہلی ۸ ۲ مئی ۔ کل بھارت کا ایک فوجی طیارہ تباہ ہو گیا اور اس میں سوار سکواڈرن لیڈر رام پرشاد اور فلائٹ لفٹیننٹ منگل دونوں ہلاک ہو گئے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ طیارہ کو کس قسم کا حادثہ پیش آیا۔

مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوج کا زبردست حملہ

لاٹھی ٹیلہ کے علاقہ پر شدید گولہ باری کی گئی

ڈھاکہ ۲۸ ۔ مئی ۔ مشرقی پاکستان کی سرحد پر لاٹھی ٹیلہ کے علاقہ میں بھارتی فوج نے ۲۱ مئی کی رات سے فائرنگ کا جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ ابھی تک جاری ہے۔ بھارتی فوج رائفلوں اور مشین گنوں کے ذریعہ اب تک ہزاروں راؤنڈ چلا چکی ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار بم بھی پھینکے گئے ہیں

مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج کا اجتماع اور اس کی نقل و حرکت بھی برابر جاری ہے بھارت کی اشتعال انگیز سرگرمیاں صرف اسی سرحد ہی تک محدود نہیں بلکہ اس نے مشرقی اور مغربی پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوج پھیلا رکھی ہے جو آئے دن اشتعال انگیز کارروائی کرتی رہتی ہے۔ بھارتی فوج ۲ مئی کو دریائے مدھوری کے علاقہ میں داخل ہو گئی تھی ۹ مئی کو پھر بھارتی دستے اس علاقہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے پاکستانی مزدوروں پر فائرنگ شروع کر دی۔ یہ سلسلہ ۱۸ مئی تک جاری رہا اور اس علاقہ میں ہزاروں راؤنڈ چلائے گئے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ ضلع سلہٹ میں اونا چارہ کی سرحد پر بھی بھارت نے زبردست فوج جمع کر رکھی ہے۔ دھرم نگر میں ایک نیا کیمپ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع چٹاگانگ کے پہاڑی علاقوں میں بھارت نے اپنی جارحانہ سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ گنامائی، رونزا پاڑہ، کیچاپندہ، اوکارا، بارٹما پاڑہ کے علاقوں میں بھارتی فوجوں نے خندقیں کھودنا اور مورچے قائم کرنا شروع کر دیئے ہیں

حکومت مشرقی پاکستان نے بھارت کی ان اشتعال انگیز کارروائیوں کے خلاف حکومت آسام اور تری پورہ سے زبردست احتجاج کیا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴